

مروجہ طریقہ علاج ہومیوپیتھک کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس سلسلہ میں مفصل جواب چاہیے کیونکہ اس سلسلہ میں بڑی پریشانی سے ایک عدد پرچہ ارسال خدمت ہے اس کے مطالعہ کے بعد جواب تحریر کر دیں اللہ حق کہنے، لکھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں؟

ہومیوپیتھک طریقہ علاج

کچھ دنوں قبل الاعتصام کے صفحات میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے متعلق مفتی الاعتصام نے جو اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا اور پھر بعض ڈاکٹروں نے اس پر ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے متعلق اپنی اپنی معلومات سے اظہار خیال فرمایا، ان سب کو میں نے غور و فکر سے پڑھا اور کچھ فیصلے لکھنے کا ارادہ کیا۔ کیا اس وقت رونے زمین پر علاج کا سب سے زیادہ مشہور طریقہ علاج جو رائج ہے اسے انگریزی طریقہ سے سمجھنا ہے۔ اس طریقہ علاج نے اتنی ترقی کی کہ دنیا کے سارے طریقہ علاج اس کے سامنے ناپذیر گئے۔ بہر حال میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ سب سے بہتر طریقہ اور علاج طب یونانی ہے اور دوسرے نمبر ہومیوپیتھک طریقہ علاج پر اسلامی نقطہ نظر سے جو سب سے اہم اعتراض ہے وہ یہ کہ اس کے اندر الخوطل "اسپٹ" شامل ہے اور وہ غنائی کیمیوی تھیلڈ "خرام" "ترندی" کتاب الاشریہ اس کا جواز مشکل اور یہ بالکل حق۔

لیکن افسوس یہ کہ طب انگریزی کے اندر اکثر دو انوں میں الخوطل بطور جزاء استعمال ہوتا ہے جب کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں بطور جزاء استعمال نہیں ہوتا۔ نیز انگریزی دو انوں کے استعمال کرنے والے لاشعوری طور پر الخوطل ملی دو انوں کو بلا کر اہت استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کو اس کا علم نہیں۔ جب کہ؟

یہاں

چونکہ مفتی صاحب حفظہ اللہ کو ان دو انوں اور اس طریقہ علاج سے متعلق سائل نے پورے شرح و بسط سے آگاہ نہیں کیا۔ اور وہ کبھی نہیں سچا کیونکہ اسے کیا معلوم ہذا مفتی صاحب نے سائل کے سوال کے مطابق جواب باسماو لکھ دیا لیکن میرے خیال میں اس پر کامل دراستہ کی ضرورت ہے۔ یہ چند سطر

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، ما بعد!

اجب شافط حفظہ اللہ سمانہ و تعالیٰ نے آپ کے ارسال کردہ ورقہ میں لکھا ہے: "مجھ دنوں قبل الاعتصام کے صفحات میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے متعلق مفتی الاعتصام نے جو اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا" "آج اس کے بعد فرماتے ہیں "ہومیوپیتھک طریقہ علاج پر اسلامی نقطہ نظر سے جو سب سے اہم" "یہ جاکہ" اس کا جواز مشکل "کی بجائے فرماتے "اس کا جواز ختم" "جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لفظ "حرام" اور اس کی تصدیق و تائید میں شافط صاحب کے لفظ "یہ بالکل حق" سے واضح ہے پھر رسول اللہ ﷺ کا غم و مسرگی بیخ خرید و فروخت سے منع فرمانا بھی اس طریقہ علاج کے عدم جواز پر ہی دلالت کرتا۔

﴿ رَبُّنَا يُؤْتِي الرِّقَابَ حَبْلًا مَّا يُدْرِكُ الْاِصْبَاحَ مِمَّا يَدْرِيسُ وَرَبُّنَا يُؤْتِي الرِّقَابَ حَبْلًا مَّا يُدْرِكُ الْاِصْبَاحَ مِمَّا يَدْرِيسُ 32

کے قریب نہ جانے بے شک وہ بے جانی اور برار استہ ہے" تو وہ آگے سے جواب دے کہ میں یہودیہ کے ساتھ زنا کرتا ہوں تو کیا بواغلاں بھی تو نصرا نیہ کے ساتھ زنا کرتا ہے تو اب زنا چونکہ بھانے خود بنا جائز ہے یہودیہ کے ساتھ جو خواہ نصرا نیہ کے ساتھ اس کے اس کہنے سے یہودیہ کے ساتھ زنا کا جواز نہیں نکلا

حذا ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل

تعمیر اور دم کے مسائل جلد 466

محدث فتویٰ